The Qur’an: The Message of Surah Yasin (Surah 36)
By: Professor Dr. Dildar Ahmed Alvi

سورہ یاسین کا پیغام۔ ترجمہ اور تشریح

ترجمہ و تشریح : پروفیسر ڈاکٹر دلدار احمد علوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے ابتدا جو نہایت مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

یٰسٓ ۚ﴿۱﴾

یٰس ٓ (اے انسانِ کاملﷺ)

وَ الۡقُرۡاٰنِ الۡحَکِیۡمِ ۙ﴿۲﴾ اِنَّکَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ۙ﴿۳﴾ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسۡتَقِیۡمٍ ؕ﴿۴﴾

یہ قرآن جو حکمت سے معمور ہے، گواہ ہے، کہ بے شک آپ اللہ کے رسولوں میں سے ہیں، (اور یہ کہ) آپ سیدھی راہ پر ہیں۔

تَنۡزِیۡلَ الۡعَزِیۡزِ الرَّحِیۡمِ ۙ﴿۵﴾ لِتُنۡذِرَ قَوۡمًا مَّاۤ اُنۡذِرَ اٰبَآؤُہُمۡ فَہُمۡ غٰفِلُوۡنَ ﴿۶﴾

لَقَدۡ حَقَّ الۡقَوۡلُ عَلٰۤی اَکۡثَرِہِمۡ فَہُمۡ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۷﴾

یہ (قرآن) خدائے غالب و مہربان نے نہایت اہتمام سے نازل کیا ہے، تاکہ آپ (اے رسولِ اکرمﷺ) ان لوگوں کو خبردار کریں جن کے باپ دادا کو (ایک مدت سے) خبردار نہیں کیا گیا، سو وہ (حقیقت سے) بے خبر ہیں۔

ان میں سے اکثر پر (ان کے تکبر اور ہٹ دھرمی کے باعث) یہ بات لازم ہو چکی ہے کہ وہ ایمان نہیں لائیں گے۔

[قرآن کتابِ علم و حکمت ہے۔ یہ اللہ کا زندہء جاوید معجزہ ہے۔ اگر

کوئی دیانت داری سے، حق کا متلاشی بن کر ، اس کا مطالعہ کرے گا تو اس پر یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ یہ اللہ کا کلام ہے اور محمد ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ کا راستہ ہی سیدھا راستہ ہے۔ اللہ نے اپنے کلام کو نہایت اہتمام سے، تھوڑا تھوڑا کرکے، نازل کیا ہے۔ اللہ صاحبِ قوت و اقتدار ہے، ہرشے پر غالب و قادر۔ اور وہ نہایت مہربان بھی ہے۔ اس کی رحمت نے یہ چاہا کہ ان لوگوں تک اس کا پیغام پہنچے، جن کے آباو اجداد کی طرف ایک مدت سے کوئی رسول نہیں آیا، جس کی وجہ سے وہ حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔

قرآن کا پیغام فروغ پا کر رہے گا، کوئی اس نور کو پھیلنے سے روک نہیں سکتا۔ اور جو لوگ اس پر ایمان لائیں گے اور دل وجان سے اسے مشعلِ راہ بنائیں گے، وہ اللہ کی بے پایاں رحمتوں کے حقدار ٹھہریں گے۔]

اِنَّا جَعَلْنَا فِیْۤ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ﴿۸﴾ وَ جَعَلْنَا مِنْۢ بَیْنِ

اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ﴿۹﴾

ہم نے [گویا] ان کی گردنوں میں(ان کے تکبر کے لازمی نتیجے کے طور پر، قانونِ قدرت کے مطابق) ایسے طوق ڈال دیئے ہیں جو ان کی ٹھوڑیوں تک پہنچے ہوئے ہیں، جن کی وجہ سے ان کے سر اوپر کو اٹھ کر رہ گئے ہیں۔ اور، ہم نے [گویا] ایک دیوار ان کے آگے کھڑی کردی ہے اور ایک دیوار ان کے پیچھے، اور ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے، پس وہ کچھ نہیں دیکھ سکتے۔

وَسَوَآءٌ عَلَيۡهِمۡ ءَاَنۡذَرۡتَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تُنۡذِرۡهُمۡ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۱۰﴾ اِنَّمَا تُنۡذِرُ مَنِ اتَّبَعَ
الذِّكۡرَ وَخَشِىَ الرَّحۡمٰنَ بِالۡغَيۡبِ‌ۚ فَبَشِّرۡهُ بِمَغۡفِرَةٍ وَّاَجۡرٍ كَرِيۡمٍ ﴿۱۱﴾
اِنَّا نَحۡنُ نُحۡىِ الۡمَوۡتٰى وَنَكۡتُبُ مَا قَدَّمُوۡا وَاٰثَارَهُمۡ‌ ؕ وَكُلَّ شَىۡءٍ اَحۡصَيۡنٰهُ فِىۡۤ اِمَامٍ مُّبِيۡنٍ
﴿۱۲﴾

اور ان کے لئے یکساں ہے، چاہے آپ (اے رسولِ اکرمﷺ) انہیں خبردار کریں یا نہ خبردارکریں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔آپ تو صرف اسی کو خبردار کر سکتے ہیں، جو نصیحت کی پیروی کرتا ہے اور خدائے رحمان سے بن دیکھے ڈرتا ہے۔ پس آپ ایسے شخص کو مغفرت اور بہترین اجر کی خوشخبری سنادیجئیے۔
یقیناًہم مُردوں کو زندہ کریں گے، اورہم لوگوں کے اعمال کو جو وہ آگے بھیجتے ہیں اوران کے آثار کو جو وہ پیچھے چھوڑ جاتے ہیں، لکھ رہے ہیں ۔ اور ہم نے ہر چیز کو ایک واضح کتاب میں درج کر رکھا ہے۔
وَاضۡرِبۡ لَهُمۡ مَّثَلًا اَصۡحٰبَ الۡقَرۡيَةِ‌ ۘ اِذۡ جَآءَهَا الۡمُرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۳﴾
اِذۡ اَرۡسَلۡنَاۤ اِلَيۡهِمُ اثۡنَيۡنِ فَكَذَّبُوۡهُمَا فَعَزَّزۡنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوۡۤا اِنَّاۤ اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ﴿۱۴﴾
قَالُوۡا مَاۤ اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا ۙ وَمَاۤ اَنۡزَلَ الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَىۡءٍ ۙ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا تَكۡذِبُوۡنَ
﴿۱۵﴾

اور(اے رسولِ اکرمﷺ) ان (لوگوں) کے سمجھانے کے لئے ایک بستی کے باشندوں کی(اس وقت کی) مثال بیان کیجیئے، جب ان کے پا س ہمارے بھیجے ہوئے رسول آئے تھے۔(واقعہ یوں ہے کہ) جب ہم نے

ان کی طرف (پہلے) دو رسول بھیجے، تو انھوں نے ان کو جھٹلایا۔(جب انھوں نے ایسا کیا) تو ہم نے ان رسولوں کی تقویت کے لئے ایک تیسرا رسول بھیجا۔ چنانچہ، ان تینوں نے ان لوگوں سے کہا کہ ہمیں تمہاری طرف بھیجا گیا ہے۔ لوگوں نے کہا : تم تو محض ہماری طرح کے انسان ہو، اور(یہ کہ) خدائے رحمان نے کوئی چیز نازل نہیں کی، تم تو بس جھوٹ بول رہے ہو۔

قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ﴿١٦﴾ وَمَا عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٧﴾

رسولوں نے فرمایا: ہمارا رب جانتا ہے کہ ہم یقینا (اس کے رسول ہیں جو) تمہاری طرف بھیجے گئے ہیں۔ اور ہم پرسوائے اس کے کوئی ذمہ داری نہیں کہ پیغامِ حق کھول کر پہنچا دیں۔

قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ ۚ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿١٨﴾

قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ ۭ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ ۭ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ﴿١٩﴾

لوگوں نے کہا: ہم تو تمہیں اپنے لئے منحوس سمجھتے ہیں، اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں ضرور سنگسار کر دیں گے، اور تمھیں ہمارے ہاتھوں دردناک عذاب پہنچے گا۔

رسولوں نے فرمایا: تمہاری نحوست خود تمہاری اپنی وجہ سے ہے۔ کیا اس چیز کو تم نے نحوست سمجھا کہ تمھیں نصیحت کی گئی۔ بلکہ تم خود حد سے بڑھ جانے والے لوگ ہو۔

وَجَآءَ مِنْ اَقْصَا الْمَدِيْنَةِ رَجُلٌ يَّسْعٰى قَالَ يٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِيْنَ ﴿٢٠﴾

اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا يَسْـَٔلُكُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ﴿٢١﴾

اسی دوران، ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا۔ اس نے کہا: ائے میری قوم کے لوگو! اللہ کے رسولوں کی پیروی کرو۔

پیروی کرو ان کی جو تم سے کوئی اجر طلب نہیں کرتے، اور ہیں بھی سیدھی راہ پر۔

وَ مَا لِيَ لَآ اَعْبُدُ الَّذِيْ فَطَرَنِيْ وَ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۲﴾

ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا وَّ لَا
يُنْقِذُوْنِ ﴿۲۳﴾ اِنِّيْۤ اِذًا لَّفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۴﴾

اور(یہ کہ) مجھے کیا حق پہنچتا ہے کہ میں اس(ہستی) کی بندگی نہ کروں جس نے مجھے پیدا فرمایا ہے، اور اسی کی طرف تم نے لوٹ کر جانا ہے۔ کیا (میرے لئے یہ مناسب ہے کہ) میں اس (ہستی) کو چھوڑ کر اور خدا بنا لوں؟ (ہر گز نہیں۔) اگر خدائے مہربان مجھے کوئی تکلیف پہنچانا چاہے تو ان (جھوٹے خداؤں) کی شفاعت مجھے کچھ بھی فائدہ نہ پہنچا سکے گی۔ نہ ہی وہ مجھے(اللہ کے عذاب سے) چھڑا سکیں گے۔ اگر میں ایسا کروں گا تو یقیناًکھلی گمراہی میں جا پڑوں گا۔

اِنِّيْۤ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ ﴿۲۵﴾ قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ
﴿۲۶﴾ بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

میں یقیناً تمہارے رب پر ایمان لایا ہوں، پس میری بات غور سے سنو۔[اس کی قوم نے اس کی ایک نہ مانی]۔
(خدا کی طرف سے اسے) کہا گیا: جا جنت میں داخل ہو جا۔
اس نے کہا: کاش میری قوم بھی جان لیتی ، کہ میرے رب نے میری مغفرت فرمادی ہے، اور مجھے(اپنے ہاں) عزت پانے والے لوگوں میں شامل کردیا ہے۔

وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰى قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ﴿۲۸﴾ اِنْ كَانَتْ
اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ﴿۲۹﴾

(اللہ فرماتا ہے) اور ، ہم نے اس کے بعد اس کی قوم پر آسمان سے کوئی لشکر نہیں اتارا، اور نہ ہی ہمیں اس کی ضرورت تھی۔ وہ تو بس ایک گرج تھی (جو ہم نے ان کی طرف بھیجی تھی)، پس وہ بجھے ہوئے کوئلے بن کر رہ گئے۔

يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۳۰﴾

افسوس ان بندوں پرکہ جب بھی ان کے پاس کوئی رسول آیا ، انھوں نے اس کا مذاق ہی اڑایا۔

اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۳۱﴾

وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۳۲﴾

کیا وہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی قوموں کو(ان کے گناہوں کی پاداش میں) ہلاک کردیا ، اب وہ ان کی طرف لوٹ کر آنے والی نہیں۔
اور(ایک دن) ان سب کو ہمارے سامنے حاضر کر دیا جائے گا۔

وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ ۖۚ اَحْيَيْنٰهَا وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ ﴿۳۳﴾ وَجَعَلْنَا
فِيْهَا جَنّٰتٍ مِّنْ نَّخِيْلٍ وَّاَعْنَابٍ وَّفَجَّرْنَا فِيْهَا مِنَ الْعُيُوْنِ ﴿۳۴﴾ لِيَاْكُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖ ۙ وَ
مَا عَمِلَتْهُ اَيْدِيْهِمْ ۭ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۳۵﴾

اور ان کے لئے(ہماری قدرت اور ربوبیت کی) ایک بڑی نشانی یہ مردہ زمین ہے۔ ہم نے اسے زندہ کر دیا ، اور اس سے اناج پیدا کیا،

پس وہ اس میں سے کھاتے ہیں۔ اور ہم نے اس میں کھجوروں اور انگوروں کے باغات پیدا کئے، اور اس میں چشمے جاری کئے، تاکہ وہ اس کے پھلوں میں سے کھائیں، اور یہ ان کے ہاتھوں کی کارگزاری نہیں۔ پس، کیا وہ (ان نعمتوں پر) شکر ادا نہیں کریں گے؟

سُبْحٰنَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۳۶﴾

(ہر عیب سے) پاک ہے وہ ذات جس نے تمام چیزوں کو جوڑا جوڑا پیدا کیا، ان چیزوں کو بھی جنھیں زمین اگاتی ہے، اور ان (انسانوں) کو بھی، اور ان چیزوں کو بھی جنھیں یہ (ابھی) نہیں جانتے۔

وَ اٰیَةٌ لَّهُمُ الَّیْلُ ۖۚ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَاِذَا هُمْ مُّظْلِمُوْنَ ﴿۳۷﴾

اور ان کے لئے ایک (اور) نشانی رات ہے: ہم اس سے دن کو اتار لیتے ہیں تو یہ یکلخت اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔

وَ الشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ﴿۳۸﴾

وَ الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ ﴿۳۹﴾

لَا الشَّمْسُ یَنْۢبَغِیْ لَهَاۤ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَ لَا الَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ؕ وَ كُلٌّ فِیْ فَلَكٍ یَّسْبَحُوْنَ ﴿۴۰﴾

اور سورج اپنے معین مدار پر چلتا ہے، یہ خدائے عزیز و علیم کا مقرر کیا ہوا نظام ہے۔ اور چاند (کو دیکھو)، ہم نے اس کے لئے منزلیں مقرر کی ہوئی ہیں (جن سے گزرتا ہوا) بالآخر یہ کھجور کی پرانی

شاخ کی طرح ہوجاتا ہے۔ نہ سورج کے لئے یہ ممکن ہے کہ وہ چاند کو آ پکڑے، اور نہ رات دن پر سبقت لے جا سکتی ہے۔ اور یہ سب اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں۔

وَاٰیَۃٌ لَّھُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّیَّتَھُمْ فِی الْفُلْکِ الْمَشْحُوْنِ ﴿۴۱﴾ وَخَلَقْنَا لَھُمْ مِّنْ مِّثْلِہٖ مَا
یَرْکَبُوْنَ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْھُمْ فَلَا صَرِیْخَ لَھُمْ وَلَا ھُمْ یُنْقَذُوْنَ ﴿۴۳﴾ اِلَّا رَحْمَۃً
مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیْنٍ ﴿۴۴﴾

اور ایک نشانی ان کے لئے یہ ہے کہ ہم نے ان کی نسل کو ایک بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا۔ اور ہم نے ان کے لئے اس کشتی کی مانند اور چیزیں بھی پیدا کیں جن پروہ سوار ہوتے ہیں۔ اور(یہ کہ) اگر ہم چاہیں توانھیں غرق کردیں پھر نہ کوئی ان کی فریاد سننے والا ہوگا، اور نہ وہ ڈوبنے سے بچائے جا سکیں گے، بجز اس کے کہ ہم ہی ان پر اپنی رحمت فرمائیں اور انھیں کچھ وقت تک (زندگی کی نعمتوں سے) لطف اندوز ہونے دیں۔

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ اتَّقُوْا مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَمَا خَلْفَکُمْ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ﴿۴۵﴾
وَمَا تَاْتِیْھِمْ مِّنْ اٰیَۃٍ مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّھِمْ اِلَّا کَانُوْا عَنْھَا مُعْرِضِیْنَ ﴿۴۶﴾

اور جب انھیں (رسولِؐ کریم کی زبانی) کہا جاتا ہے کہ اس (عذاب) سے ڈرو جوتمہارے آگے ہے اور جو تمہارے پیچھے ہے تاکہ تم پر رحم کیا جائے (تو وہ کان نہیں دھرتے)۔ اور جب بھی ان کے پاس ان کے رب کی آیات میں سے کوئی آیت آتی ہے تو وہ اس سے رو گردانی ہی کرتے ہیں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَنُطْعِمُ مَنْ لَّوْ
يَشَآءُ اللّٰهُ اَطْعَمَهٗۤ ۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۴۷﴾

اور جب انہیں کہا جاتا ہے کہ اس رزق میں سے جو تمہیں اللہ نے عطا کیا ہے(ضرورت مندوں پر) خرچ کرو تو وہ لوگ جنھوں نے انکار کی روش اختیار کی ہے اہلِ ا یمان سے کہتے ہیں کہ کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں جنہیں اگر اللہ چاہتا تو خود کھلادیتا ، تم تو بالکل نادان ہو۔

وَيَقُوْلُوْنَ مَتٰى هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿۴۸﴾

مَا يَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ ﴿۴۹﴾

فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ تَوْصِيَةً وَّلَاۤ اِلٰۤى اَهْلِهِمْ يَرْجِعُوْنَ ﴿۵۰﴾

اور یہ (بطورِ طنز) پوچھتے ہیں(کہ قیامت کا) یہ وعدہ (جو تم کر رہے ہو) کب پورا ہو گا، اگرتم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اس کا مقررہ وقت بتا دو۔
یہ تو صرف اس ایک گرج کا انتظار کر رہے ہیں جو اچانک انہیں آ پکڑے گی جب کہ وہ (اس کے بارے میں) جھگڑ ہی رہے ہوں گے۔
پس وہ اس وقت نہ تو کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ ہی وہ اپنے لوگوں کی طرف لوٹ کر آسکیں گے۔

وَنُفِخَ فِى الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰى رَبِّهِمْ يَنْسِلُوْنَ ﴿۵۱﴾

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ٚ ۜ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَ صَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ

﴿۵۲﴾

اور جب صور پھونکا جائے گا تو اچانک وہ اپنی قبروں سے نکل نکل کر اپنے پروردگار کی طرف تیزی سے جانے لگیں گے۔ کہیں گے ہائے ہماری بربادی! کس نے ہمیں ہماری خواب گاہوں سے اٹھا کھڑا کیا ہے؟ (کہا جائے گا) یہ وہی ہے جس کا خدائے مہربان نے(اپنے رسولوں کی زبانی تم سے) وعدہ کیا تھا، اور (یہ کہ) اس کے رسولوں نے سچ ہی کہا تھا۔

اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ﴿۵۳﴾

فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْـًٔا وَّ لَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۵۴﴾

بس وہ ایک زوردار کڑک ہو گی اور وہ سب کے سب اچانک ہمارے سامنے حاضر کر دیئے جائیں گے۔ (کہا جائے گا) پس آج کے دن کسی پر ذرّہ بھر بھی ظلم نہیں کیا جائے گا، اور تمھیں تمھارے اعمال ہی کا بدلا ملے گا۔

اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ فِیْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ﴿۵۵﴾ هُمْ وَ اَزْوَاجُهُمْ فِیْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ﴿۵۶﴾ لَهُمْ فِیْهَا فَاكِهَةٌ وَّ لَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ ﴿۵۷﴾ سَلٰمٌ ۫ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ﴿۵۸﴾

اس روز اہلِ جنت (حسبِ مراتب) اپنی اپنی دلپسند سرگرمیوں میں محو ہوں گے۔ وہ اور ان کے ساتھی(خدا کے فضل وکرم کے) سایوں میں

تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کے لئے وہاں طرح طرح کے پھل ہوں گے، اور ان کے لئے وہاں وہ سب کچھ ہو گا جو وہ طلب کریں گے ۔ پروردگارِ مہربان کی طرف سے کہا جائے گا:" سلامت رہو" ۔

وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۵۹﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا
الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۶۰﴾ وَّاَنِ اعْبُدُوْنِيْ ۭ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ﴿۶۱﴾ وَ
لَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا كَثِيْرًا ۭ اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ﴿۶۲﴾ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ كُنْتُمْ
تُوْعَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۶۴﴾

(اور منکرینِ حق سے کہا جائے گا:) اے مجرمو! آج تم الگ ہو جاؤ۔ (خدائے مہربان کی طرف سے کہا جائے گا:) اے اولادِ آدم ! کیا میں نے تمہیں یہ تاکیدی حکم نہیں دیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرنا، بلاشبہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ اور (یہ کہ) صرف میری عبادت کرنا۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔ اس نے تم میں سے بہت سوں کوگمراہ کرڈالا۔ کیا تم عقل نہیں رکھتے تھے؟ یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ آج اس کی آگ تاپو، اس انکارِ حق کے باعث جو تم کیا کرتے تھے۔

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
﴿۶۵﴾

آج ہم ان کے مونہوں پر مہر لگا دیں گے، اور ان کے اعمال پر ہم سے ان کے ہاتھ کلام کریں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے۔

وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ﴿٦٦﴾ وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ؕ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿٦٨﴾

اور، اگر ہم چاہتے تو ان کی آنکھیں محو کردیتے، پھر اگر وہ راستہ کی طرف آتے بھی تو انہیں راستہ کیسے نظر آتا۔ اور اگر ہم چاہتے تو انہیں ان کی جگہوں پرمسخ کر کے رکھ دیتے پھر وہ نہ آگے جاسکتے اور نہ پیچھے پلٹ سکتے۔ اور جسے ہم لمبی عمر دیتے ہیں اسے خِلقت[قوت اور صلاحیت] میں [کمزوری کی ابتدائی حالت کی طرف] پلٹا دیتے ہیں۔[یعنی ، بڑہاپے میں جسمانی، ذہنی اور حسی صلاحیتیں بچپن کی طرح کمزور ہو جاتی ہیں] پس کیا یہ عقل سے کام نہیں لیتے۔

وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ﴿٦٩﴾ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧٠﴾

اورہم نے اپنے نبی کو شعرگوئی نہیں سکھائی، اور نہ ہی یہ ان کے شایانِ شان ہے۔(یہ کلام شاعری نہیں) یہ تو بس ایک عظیم یاد دہانی ہے اور نہایت واضح قرآن ، تاکہ وہ ان لوگوں کو جن میں زندگی ہے خبردار کردے اور منکرینِ حق پرحجت تمام ہوجائے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مٰلِكُوْنَ ﴿٧١﴾ وَذَلَّلْنٰهَا

لَهُمْ فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ وَ مِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ﴿۷۲﴾ وَ لَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَ مَشَارِبُ ؕ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ﴿۷۳﴾

کیا یہ(لوگ) غور نہیں کرتے کہ ہم نے ان کے لئے اس مخلوق میں سے جسے ہم نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا مویشی پیدا کئے ، پس یہ ان کے مالک ہیں۔ اور ہم نے انھیں ان کا اطاعت گزار بنادیا، سو وہ ان میں سے بعض پر سواری کرتے ہیں اور بعض کو بطورِ غذا استعمال کرتے ہیں۔ اور ان کے لئے ان میں اور بھی فائدے ہیں اور پینے کی چیزیں۔ پس کیا وہ شکر ادا نہیں کریں گے۔

وَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿۷۴﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَ هُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿۷۵﴾ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ ۘ اِنَّا نَعْلَمُ مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿۷۶﴾

اور انھوں نے اللہ کو چھوڑ کر اور خدا بنا لئے ہیں اس امید پرکہ وہ ان کی مدد کریں گے۔ (لیکن حقیقت یہ ہے کہ) وہ اِن کی مدد کی طاقت نہیں رکھتے، بلکہ یہ اُن کے تیار شدہ لشکر ہیں۔ پس آپ ان کے قول سے رنجیدہ نہ ہوں۔ ہم خوب جانتے ہیں جو کچھ یہ چھپاتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں۔

اَوَ لَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ﴿۷۷﴾ وَ ضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّ نَسِيَ خَلْقَهٗ ؕ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَ هِيَ رَمِيْمٌ ﴿۷۸﴾

قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمُۨ ﴿۷۹﴾

الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا فَاِذَآ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ﴿۸۰﴾

کیا انسان (اس حقیقت سے) آگاہ نہیں کہ ہم نے اسے ایک نطفہ سے پیدا
کیا، مگر وہ ایک کھلا حریف بن کر اٹھ کھڑا ہوا۔ اور ہمارے لئے
(عجیب و غریب) مثالیں بیان کرنے لگا اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔
کہتا ہے: ان ہڈیوں کو جب وہ بوسیدہ ہو چکی ہوں گی کون زندہ کرے
گا۔ آپ کہیں: انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے انہیں پہلی بار پیدا کیا تھا۔
اور(اس کی شان یہ ہے کہ) وہ تخلیق کے ہر پہلوسے خوب آگاہ ہے۔
(وہ وہی ہے)جس نے تمھارے لئے سر سبز درخت سے آگ پید ا کی،
سو تم اس سے اور آگ سلگالیتے ہو۔

اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓي اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ڲ بَلٰى ۤ وَهُوَ

الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ﴿۸۱﴾ اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَـيْـــًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ﴿۸۲﴾

کیا وہ (قادرِ مطلق) جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اس
بات پر قدرت نہیں رکھتا کہ اِن(لوگوں) جیسی (چھوٹی سی) مخلوق کو
(دوبارہ) پیدا کرسکے۔ کیوں نہیں (بے شک وہ ایسا کرسکتا ہے)۔ اور
وہ زبردست خالق اور خوب جاننے والا ہے۔ اس کی قدرت کا عالم تویہ
ہے کہ جب وہ کسی چیز(کو وجود میں لانے) کا ارادہ کرتا ہے تو وہ
اس کو (بس اتنا)فرماتا ہے کہ ہو جا، پس وہ ہوجاتی ہے۔

فَسُبْحٰنَ الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۸۳﴾

پس، ہر عیب سے بلند وبالا ہے وہ (ذات) جس کے ہاتھ میں ہر چیز کا اختیار ہے، اور(یہ کہ) اُسی کی طرف (اے انسانو!) تمھیں لوٹایا جائے گا۔

[اپنے ہاتھوں سے بنایا کا مطلب ہے، اپنی قوت و طاقت سے بنایا۔ یہ اللہ کی نعمت ہے کہ مویشی انسان کے تابعِ فرمان ہیں۔ انسان ان کو طرح طرح سے استعمال میں لاتا ہے۔ مشارب مشروب کی جمع ہے، جیسے دودھ، لسی وغیرہ۔ ضروری ہے کہ انسان نعمتوں کا احساس کرے، ان پر شکر بجا لائے، اوراللہ کی ہستی اور توحید پر ایمان لائے۔
مگر بہت سے لوگ ناشکری کی راہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ یا تو اللہ کے وجود ہی کا انکار کردیتے ہیں یا اس کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔ وہ خدائے واحد کو چھوڑ کر بتوں اور دوسرے جھوٹے خداؤں کی پرستش کرتے ہیں اور یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ ان کے کام آئیں گے۔ لیکن وہ ان کے کچھ کام نہ آسکیں گے۔ پجاری گویا بتوں کے حاضر کیئے گئے لشکر ہیں۔
آپ ان کی باتوں سے دُکھی نہ ہوں۔ ان کا بتوں کو اپنا معبود بنانا آپ کو غمگین نہ کرے۔ ان کے شرک اور ان کی توہین آمیز باتوں سے آپ رنجیدہ نہ ہوں۔ اللہ ان کے ظاہر اور باطن سے خوب آگاہ ہے۔ باطن: کینہ، حسد، خفیہ اسکیمیں۔ ظاہر: کھلم کھلا تنقید، اہانت اور دشنام طرازی، شرکیہ نظریات، وغیرہ۔
آیت میں باطن کو ظاہر پر مقدم کرنا مبالغے کے لئے ہے۔ کوئی بات اللہ سے مخفی نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اشیا کے ظاہری اور باطنی ہونے میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے لئے دونوں یکساں ہیں۔ پوشیدہ امر

ظاہر امر سے مقدم ہوا کرتا ہے۔ ہر شے اپنے ظہور سے پہلے مخفی ہوتی ہے، بذاتِ خود یا اپنے مبادی کے اعتبار سے۔

وھوا بِکُلِ خلق علیم: اس کی شان یہ ہے کہ وہ تمام مخلوق سے خوب آگاہ ہے۔ ایجاد اور تخلیق کی تمام کیفیات اور تفاصیل کا پورا علم رکھتا ہے۔ تخلیق کے ہر مرحلے اور ہر پہلو کو جانتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ کوئی شے کیسے پہلی بار وجود میں آئی، اور کیسے دوبارہ پیدا کی جا سکتی ہے۔

ہڈیوں کے زندہ کیئے جانے سے مراد اس شخص کا زندہ کیا جا نا ہے، جس کی وہ ہڈیاں ہیں۔

الذی جعل لکم من الشجر الاحضر ناراً.....

اس کی قدرت اور نعمت کے اظہار کے لئے ہے۔ اللہ نے آگ پیدا فرمائی جو انسان کے طرح طرح سے کام آتی ہے۔ یہ نعمت ہے۔ اور یہ اس کی قدرت ہے کہ سبز درخت سے اسے پیدا کر سکتا ہے۔ جو خدا سبز درخت سے آگ پیدا کر سکتا ہے، اس کے لئے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔

سمٰوات: اجرامِ علویہ ۔ سیارے، ستارے، کہکشائیں، وغیرہ، اور ان میں موجود تمام مخلوق۔

وہ ذات جوکائناتِ سماوی و ارضی جیسی بڑی چیز کو پیدا کرسکتی ہے، وہ اس بات پر بطریقِ اولیٰ قادر ہے کہ انسان جیسی چھوٹی چیز کو دوبارہ پیدا کر دے۔ یقیناً وہ اس پر قادر ہے۔

وھوالخلاق العلیم: اس کی شان یہ ہے کہ وہ خلّاق ہے۔ بہت زیادہ ، اور طرح طرح سے پیدا کرنے والا۔ اس کی تخلیقی قدرت کی کوئی حد نہیں۔ وہ العلیم ہے۔ ہر شے اور شے کے ہر پہلو سے خوب آگاہ۔

فیکون: پس وہ ہو جاتی ہے۔ یعنی اس کے ارادے کے مطابق۔ فوراً یا تدریجاً، جیسے اس کا ارادہ ہو۔]